ہندو مسلم مفاہمت پر آمادگی کا اظہار اور اس کے بعد

گزشتہ دنوں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے ایک امید افزا اعلان پر کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتہ کے جو امکانات پیدا ہو گئے تھے۔ ان پر ہم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اس نہایت ہی ضروری اور اہم مسئلہ کو زبانی باتوں اور خالی اعلانات تک محدود رکھنے سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ ٹھوس نتیجہ جبھی مترتب ہو سکتا ہے کہ ہندو مسلم سوال کے حل کے لئے ذمہ دار ہندو اور مسلم لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو مصالحانہ طور پر اور فراخ دلی کے ساتھ تمام امور کا تصفیہ کرے۔ افسوس ہے۔ کہ یہ امکانات پھر دھندلے پڑ گئے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو مسلم مفاہمت کی کشتی پھر اعلانات و بیانات کے بھنور میں پھنس کر رہ جائے گی؛

پنڈت جی کے اعلان کے جواب میں منجملہ دیگر باتوں کے مسٹر جناح نے کہا تھا کہ اگر کانگرس واقعی مسلمانوں سے سمجھوتہ کرنے کی خواہاں ہے۔ تو اس کا صحیح طریق یہ نہیں۔ کہ اخبارات میں بیان شائع کرائے جائیں۔ بلکہ صحیح طریق عمل یہ ہے کہ کانگرس کی اگزیکٹو کمیٹی اس معاملہ میں معین تجاویز مرتب کر کے بحیثیت جماعت مذاکرات کا آغاز کرے؛

اس اعلان کے جواب میں پنڈت جی نے جو تازہ بیان دیا ہے۔ اس میں انہوں نے اقلیتوں کے حقوق سے کانگرس کی ہمدردی کا اعادہ کرتے ہوئے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ فرقہ وار مسائل اخباری بیانات کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ کہ وہ اخبارات میں بیان شائع کرانے کے خواہاں نہیں؛

مسٹر جناح اور پنڈت جواہر لال کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے۔ کہ وہ دونوں اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ کہ اخبارات میں بیانات شائع کرائے جائیں۔ اور اس معاملہ کے متعلق لفظی اور منطقی جنگ کی طرح ڈالی جائے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ ایسے معاملات اخباری بیانات کے ذریعہ کبھی طے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان سے باہم کشمکش اور مناقشت اور زیادہ بڑھتی ہے۔ اور مسائل سلجھنے کی بجائے اور زیادہ الجھ جاتے ہیں؛

پس جب دونوں طرف سے اخباری بیانات کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ کو حل کرنے کی غیر معقولیت تسلیم کی جا چکی ہے۔ اور پنڈت جی نے اپنے بیانات میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ کانگرس کی یہ علانیہ اور مسلمہ پالیسی ہے۔ کہ اقلیتوں سے انصاف کیا جائے۔ اور ان کے حقوق انہیں دلائے جائیں۔ تو پھر مفاہمت میں روک کونسی ہے۔ اور کیوں باہم گفت و شنید کا آغاز نہیں کر دیا جاتا۔ کیونکر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مفاہمت کی حقیقی خواہش دل میں موجود ہو۔ اور اس پر آمادگی بھی ظاہر کی جائے۔ لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے میں تامل سے کام لیا جائے؛

کانگرس کا دعوے ہے۔ کہ بنیادی حقوق کی قرارداد کے ذریعہ وہ اقلیتوں کو ان کے مذہب۔ تمدن اور زبان کے تحفظ کا یقین دلا چکی ہے۔ لیکن کیا وہ اس امر سے انکار کر سکتی ہے۔ کہ اقلیتیں اس قرارداد سے کبھی بھی مطمئن نہیں ہوئیں۔ اور اسے شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور جبکہ پنڈت جی نے اقرار کیا ہے۔ کہ کانگرس ہمیشہ باہم گفتگو سے اقلیتوں کے شکوک رفع کرنے کے لئے تیار ہے۔ کیا موجودہ حالات میں کانگرس کا فرض نہیں۔ کہ وہ مذہبی آزادی اور تمدن اور زبان کی حفاظت کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر کے اقلیتوں کو مطمئن کر دے۔ اور ان سے گفت و شنید کر کے ایک معاہدہ مرتب کرے۔ اسی طرح اقلیتوں کو ان کے سیاسی حقوق کے تحفظ کا اطمینان دلانا بھی ازبس ضروری ہے اگر اکثریت ان باتوں کا بندوبست کر دے اور اس کے لئے ایسا کرنا نہ صرف اخلاقی لحاظ سے بلکہ ملک کی بھلائی کے لئے ازبس ضروری ہے تو پھر یقیناً تمام کشمکشوں کا خاتمہ ہو جائے گا تمام فرقہ وار جھگڑے نپٹ جائیں گے۔ اور ہندوستان اپنے سیاسی نصب العین کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو جائے گا۔ اور اہل ملک کی آرزوئیں جو دوسری صورت میں شائد صدیوں میں بھی شرمندۂ تکمیل نہ ہو سکیں سالوں میں پوری ہوتی نظر آئیں گی۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ صاف اور سیدھا راستہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس شاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سکرٹری مجلس شاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں اور نمائندگان جب شاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

(نوٹ) جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ایک بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ چونکہ حضور کو گلے کی تکلیف تھی۔ اس لئے حضور نے خطبہ جمعہ آہستہ بیان فرمایا۔ اور چند ایک احباب جو مختلف مقامات پر متعین تھے حضور کے الفاظ کو تمام مجمع تک پہونچانے کے لئے انہیں دوہراتے رہے۔ ساڑھے سات بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں درد اور نزلہ کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو گلے میں اور سر میں درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ڈیڑھ ماہ عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے
(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنٰی کیا گیا ہے۔
(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔
(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔
(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔
(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے لیکن یاد رہے اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔
(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔
(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔
(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔
(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

انجمن احمدیہ کالا باغ

کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے پریذیڈنٹ ملک محمد احمد خانصاحب گڈس کلرک اور سکرٹری چوہدری محمد احمد صاحب نامزد مقرر ہوئے ہیں۔

ناظر اعلےٰ

ایک علمی مناظرہ

۲۰ جنوری بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے درمیان اس موضوع پر "کیا دنیا کے لئے مشرقی تہذیب مفید ہے یا مغربی" ایک علمی مناظرہ ہوا جس میں ججز نے مشرقی تہذیب کے حامیوں کو دوسری پارٹی پر غالب قرار دیا۔

سکرٹری انجمن خدام المسیح

معززین جماعت احمدیہ پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

بٹالہ ۲۱ جنوری۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ اور جناب مولوی اللہ دتا صاحب کے خلاف پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج یہاں اس کی سماعت اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں ہوئی۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر اور جناب شیخ چراغ الدین صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوئے اور چند شہادتیں ہوئیں۔ مزید سماعت ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو ہو گی۔ مفصل روئداد آئندہ درج کی جائے گی۔

بنیت

شیخ مصری صاحب کی ناکام چالیں

کیا سنہ ۱۹۲۲ء کے اقرار کو بھول گئے؟

خدا تعالیٰ کی سُنّت

خدا تعالیٰ کی یہ سنتِ قدیمہ ہے۔ کہ جہاں وُہ عین ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں اپنے کسی برگزیدہ نبی کے ذریعہ ایک پاک اور مطہر جماعت پیدا کرتا ہے۔ وہاں وہ ایسی روحوں کو بھی نشوونما دیتا ہے۔ جو ہر جائز وناجائز طریقوں سے اس پاکیزہ قلوب والی جماعت کے لیے موجبِ آزار اور انتہائی دکھ کا سبب بنتی رہتی ہیں۔ ایسی ارواح کو پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کا منشا اپنی جماعت کو تکلیف پہنچانے کا نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک طرف تو اس کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ مومن ایسی تکالیف دینے والے حالات کو دیکھ کر انابت الی اللہ اور تعلق باللہ میں بڑھ جائیں اور دوسری طرف حاسدانِ سلسلہ کو ناکام و نامراد کر کے اپنی پاک جماعت کی عظمت وتوقیر دُنیا پر ثابت کر دے۔

شیخ مصری کا رویّہ

ہمارے زمانہ میں جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک پاک جماعت پیدا کی۔ تو اس کے معاندین و حاسدین ثناء اللہ و محمد حسین و نذیر حسین وغیرہ کی شکلوں میں ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ سلسلہ ترقی کرتا گیا۔ اور حاسد دن بدن مٹتے گئے۔ آخر جب بیرونی فتنوں کی کمر ٹوٹی۔ تو اندرونی دُشمنوں نے سر نکالنا شروع کیا۔

مصری صاحب کے فتنہ کا کیا رنگ ہے اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ ان کی ہر بات بلادلیل اور ہر دعوےٰ بغیر ثبوت ہوتا ہے ان تمام امور پر تفصیلی بحث تو انشاء اللہ پھر کروں گا۔ فی الحال ان کے ایک اشتہار "بڑا بول" کا جو انہوں نے بیرونی لوگوں میں تقسیم کیا اختصاراً جواب پیش کیا جاتا ہے

شیخ مصری کا ایک اشتہار

شیخ صاحب نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲۔ نومبر کے خطبہ جمعہ میں جو یہ فرمایا ہے کہ "مجھے یہ یقین ہے۔ کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے۔ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ وُہ خدا کو چھوڑتا ہے" کتنی بڑی تعلّی ہے۔ کتنا بڑا غلو ہے۔ اور کتنا بڑا بول ہے۔ جو سوائے اس کے کہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم کا مصداق ہے۔ اور کوئی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا ہے نہ معلوم جناب خلیفہ صاحب نے یہ الفاظ کس حیثیت سے استعمال کئے ہیں!"

قبل اس کے کہ یہ بتایا جائے کہ حضور نے کیا فرمایا۔ اور اس کا کیا مطلب و مفہوم ہے۔ میں مصری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اسی اشتہار میں ایک طرف تو اپنے آپ کو جماعت کا "سچا خادم" اور جماعت کے لوگوں کو اپنے محترم بھائی ظاہر کر رہے ہیں اور دوسری طرف اسی جماعت کے پاک و مطہر اور واجب الاطاعت امام کو۔ جن کی پاکیزگی۔ تقوےٰ و طہارت جماعت کے نزدیک اظہر من الشمس ہے آیت کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم کا مصداق قرار دیتے ہُوئے۔ معاذ اللہ کاذب بتاتے ہیں۔ کیا جماعت کی خیر خواہی۔ اور ان کی سچی خدمت آپ کے نزدیک یہی ہے۔ کہ آپ جماعت کے عزیز سے عزیز ترین امام کو معاذ اللہ کاذب تعلّی کرنے والا۔ غلو کرنے والا اور بڑا بول بولنے والا۔ ایسے مکروہ الفاظ سے یاد کریں کیا ابھی تک آپ نے سمجھا ہی نہیں۔ کہ اس پیارے امام کی ہماری نظروں میں کیا قیمت ہے کیا ابھی تک آپ کو وہم ہے۔ کہ جماعت تمہاری چالاکیوں اور دھوکہ بازیوں کو سمجھتی نہیں۔ بحالیکہ اس پاکیزہ جماعت کے بیسیوں افراد کو خدا تعالیٰ رویا و کشوف کے ذریعہ قبل از وقت تمہاری موجودہ حالت کا علم دے چکا تھا۔ اور پھر جب تمام جماعت تمہاری نہایت نازیبا حرکات اور دل آزار تحریرات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے تو تمہارے لئے اپنے آپ کو جماعت کا خیر خواہ جتانا کہاں کی دیانت ہے۔

شیخ مصری کی فریب دہی

اس کے بعد گزارش ہے۔ کہ شیخ صاحب نے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پورے الفاظ نقل نہیں کئے۔ اگر وہ حضور کا سارا ارشاد اپنے اشتہار میں نقل کر دیتے۔ تو ان کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔ کہ:۔

"کتنی بڑی تعلّی ہے۔ کتنا بڑا غلو ہے اور کتنا بڑا بول ہے۔ نا معلوم جناب خلیفہ صاحب نے یہ الفاظ کس حیثیت سے استعمال کئے ہیں!"

افسوس ہے۔ کہ شیخ صاحب نے ایسی حالت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ تعلّی کرنے والا۔ غلو کرنے والا۔ اور بڑا بول بولنے والا کہا ہے۔ جبکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ساتھ ہی اپنے متعلق فرمایا:۔

"میں کمزور ہوں۔ اس کو میں مانتا ہوں۔ میں کم علم ہوں۔ اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ مگر خدا نے مجھ سے پوچھ کر خلیفہ نہیں بنایا۔ اگر پوچھتا۔ تو اس سے میں ضرور کہتا۔ کہ مجھ میں کوئی خوبی اور لیاقت نہیں۔ مگر کون ہے۔ جو خدا سے پوچھے۔ کہ تو نے یہ کام کیوں کیا۔ اور کون ہے۔ جو اس کے فیصلہ پر اعتراض کرے۔

جب اس نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا تو اب میں کھڑا ہوں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اپنی عزت قائم کروں بلکہ اس لئے کہ خدا کی عزت دُنیا میں قائم کر دوں۔ پس اس کے نام کو قائم کرنے۔ اور اس کی عزت کو بلند کرنے اور اس کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے ہی کھڑا ہوں"

میں حیران ہوں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ کے پیش نظر کوئی عقل کا اندھا یا بغض وحسد کی آگ سے جلا ہُوا ہی کہہ سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ حضور غلو کرنے والے یا بڑا بول بولنے والے ہیں:

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقام

رہا یہ سوال۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مذکورہ بالا ارشاد کیوں فرمایا۔ اس کے متعلق میں حضور کے ہی الفاظ پیش کرتا ہوں تا واضح ہو جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین کا کیا مطلب ہے۔ اور شیخ صاحب کس طرح دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرا توکل محض خدا کی ذات پر ہے اگر میں جماعت سے بھی محبت کرتا ہوں۔ تو صرف اس لئے کہ یہ خدا نے مجھے دی ہے اور اگر جماعت کے تمام لوگ مجھ سے الگ ہو جائیں۔ تو میں سمجھ لوں گا۔ کہ خدا نے مجھے نہیں دیئے تھے۔ پس مجھے لوگوں کے ارتداد سے گھبراہٹ نہیں مجھے یقین ہے خدا کے وعدوں پر۔ مجھے یقین ہے خدا کی نصرتوں پر۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہر وُہ شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو۔ وُہ نہیں رہے گا جب تک میری بیعت میں داخل نہ ہولے۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے۔ کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے وُہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ قرآن مجید کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں حدیث کے ماتحت میں اس یقین پر قائم ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں ان رویا۔ کشوف اور الہامات کے ماتحت جو مجھے خدا کی طرف سے ہُوئے۔ اور میں اس یقین پر قائم ہوں خدا کی ان کھلی کھلی تائیدات کے ماتحت جو ہر وقت میرے شاملِ حال ہیں۔ اگر کسی کو خدا کا یہ عمل نظر نہیں آتا تو وہ اندھا ہے۔" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ جو شخص خدا کے الہامات کو رد کرتا ہے۔ جو اس کی تائیدات سے آنکھ بند کرتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا چھوڑنے والا نہ ہوا۔ تو آخر وہ کون ہوا؟

حضور کی اس تشریح کے بعد یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ کہ حضور نے کن معنوں میں فرمایا تھا کہ ہر وہ شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے وہ نہیں مرے گا۔ جب تک میری بیعت میں داخل نہ ہو لے۔ کیونکہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچا ایمان لاتا ہے۔ وہ ضرور حضرت اقدس کے ارشادات اور الٰہی تائیدات کو دیکھ کر آپ کو خلیفہ برحق یقین کرکے حضور کی بیعت میں شامل ہوتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان ویسا ہی ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؏

جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

شیخ مصری کی تعلی

شیخ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر تو اتہام لگایا تھا۔ کہ معاذ اللہ حضور نے بڑا بول بولا تھا۔ مگر خدا کی شان اسی اشتہار میں مصری صاحب نے خود بڑا بول بول دیا۔ اور آیت کَبُرَتْ کلمۃ تخرج من افواھھم کا اپنے آپ کو مصداق بنا لیا۔ کیونکہ مصری صاحب نے اس اشتہار میں دعوےٰ کیا ہے۔ کہ معاذ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مقابل پر اس کو کامیابی نصیب ہوگی۔ اور حضور کے معاذ اللہ جھوٹے پروپیگنڈے کے پردے چاک ہو جائینگے اور حضور کے جو جھوٹے الزام یا دیگر غلط بیانیاں یا حقیقت کو چھپانے کے لئے معاذ اللہ پُرفریب کارروائیاں کی ہیں۔ وہ الحق یعلو ولا یعلیٰ اور جاء الحق وزھق الباطل کی آیت کے ماتحت جماعت پر ظاہر ہو جائیں گی۔ اور میرا حق اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا باطل پر ہونا (خاکش بدہن) ثابت ہو جائے گا۔

دیکھئے کتنی بڑی تعلی کتنا بڑا غلو اور کتنا بڑا بول ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے مقابل پر انہوں نے بولا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ خدا تعالےٰ کے الہامات اور اس کی تائیدات اور اس کے پاک وعدوں کے پیش نظر فرمایا تھا۔ مگر نہ معلوم مصری صاحب نے کس برتے پر یہ بڑا بول بولدیا۔ کیا لاف وگزاف کے متعلق ان کو کوئی الہام ہوا تھا۔ اگر کوئی الہام ہوا ہو تو اس کو شائع کریں۔ ورنہ اس میں کیا شک ہے کہ یہ چھوٹا سونہہ اور بڑی بات ہے۔ اور لاریب یہ شیطانی بڑ اور شیخ کا غلو اور بہت بڑی تعلی اور بڑا بول ہے۔

خدا تعالےٰ کی تائید کس کے ساتھ ہے

کیا مصری صاحب نہیں دیکھتے۔ کہ جس دن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مصری صاحب نے مخالفت شروع کی ہے۔ اس دن سے خدا تعالےٰ کس کی تائید کر رہا ہے۔ کس کے مکرو فریب کے پردے چاک کر رہا ہے۔ کس کی خیانتیں اور مخفی کارروائیاں عریاں ہو رہی ہیں۔ اور کس کو خدا تعالےٰ نے جماعت کی نظروں میں ذلیل وخوار کر دیا ہے۔ کیا ان کو نظر نہیں آتا۔ کہ اس دن سے یہ مقدس جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اشاروں پر ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ کیا ساری کی ساری جماعت مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پہلے سے زیادہ اخلاص کے ساتھ حضرت امیر المومنین کے ساتھ وابستہ نہیں ہوگی۔ یقیناً یہ سب کچھ ہوا۔ پس جب یہ ایک حقیقت ہے تو مصری صاحب کو چاہیئے کہ من شذ شذ کے وعید کو پیش نظر رکھ کر اپنے انجام کو سوچیں۔

اشتہار مذکور میں مصری صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معاذ اللہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نہیں بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں فی الحال ان کو ان کے اپنے الفاظ یاد کراتا ہوں۔ مصری صاحب نے ۲۱ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ایک طویل مضمون الفضل میں شائع کرایا تھا جس میں یہ اقرار کیا تھا۔ کہ

”قربان جاؤں اس مولا کریم کے جس نے باوجود کسی اہم ضرورت کے پیش نہ آنے کے محض اپنے ایک پیارے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا عزت رکھنے اور اس کے مقابلہ میں اس کے دشمن کو اس کے اس خلاف اصول حملہ میں بھی ناکامی ونامرادی کا سونہہ دکھانے کے لئے احمدی لٹریچر میں پہلے سے سامان رکھ دیا ہوا ہے“

مصری صاحب کے نزدیک اگر ۱۹۲۲ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پیارے اور مقدس امام اور خدا کے ہاتھ کا بنایا ہوا خلیفہ تھے۔ اور اس وقت حضور کے مخالف خلاف اصول حملے کرتے اور پھر ناکامی اور نامرادی کا سونہہ دیکھتے تھے۔ اور اگر اس وقت مخالفوں کے لئے احمدی لٹریچر میں پہلے سے سامان رکھ دیا گیا تھا۔ تو یقین جانئے کہ وہ اب بھی خدا تعالےٰ کا ہی بنایا ہوا خلیفہ ہیں اور اب بھی اس کے مخالف خلاف اصول حملے کرکے ناکامی ونامرادی کا سونہہ دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ نیز مصری صاحب کو سوچنا چاہیئے کہ کیا انہوں نے ۱۹۲۲ء میں جھوٹ بولا تھا یا اب جھوٹ بول رہے ہیں۔ کہ یہ خلیفہ خدا کے ہاتھ کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ معاذ اللہ انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔

رہا مصری صاحب کا یہ کہنا۔ کہ میں سچے دل سے احمدی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچا ایمان رکھتا ہوں۔ اس کے متعلق انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے اس قول کی جماعت احمدیہ کی نظروں میں ذرہ بھر بھی وقعت نہیں۔ اور وہ اس کی حقیقت کو بخوبی جانتی ہے۔

خاکسار ابو البشارت عبد الغفور

ذکر حبیب علیہ السلام

بواسطہ نظارت تالیف وتصنیف قادیان

(۱) خاکسار نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ایک دفعہ صبح کی نماز مسجد اقصےٰ میں پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر سیر کو گئے۔ خاکسار بھی ساتھ تھا۔ چند آدمی اور بھی تھے واپس آتے ہوئے احمدیہ چوک میں عاجز نے عرض کیا حضور میں نے بیعت کرنی ہے۔ آپ نے جواب دیا چند دن ٹھہرو۔ اور اچھی طرح سمجھ لو۔ پھر بیعت کر لینا۔ پھر خاکسار نے دو تین ماہ کے بعد بیعت کر لی۔

(۲) ایک روز مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک مرغی بھی نہیں رکھی ہوئی۔ اس پر خود ہی آپ نے فرمایا دیکھو میں خدا تعالےٰ کا حکم سنانے کے لئے آیا ہوں یا مرغیاں رکھنے کے لئے کوئی مانے یا نہ مانے۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

(۳) ایک دفعہ کا ذکر ہے خاکسار نے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد سے ایک مکان خریدا۔ اور ظہر کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی

مصری پارٹی کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

بٹالہ ۲۰ جنوری ۳۶ء - پولیس نے مصری اور اس کے ساتھیوں عبدالعزیز عبدالرب اور شبنم پر زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج بمقام بٹالہ اے ڈی ایم صاحب کی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل بیانات ہوئے۔

بیان سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

میں چاروں ملزموں کو جانتا ہوں مصری پہلے مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ اسے جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔ یہ چاروں جماعت سے خارج کئے جا چکے ہیں۔ اخراج کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین اور اراکین جماعت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اخراج کا اعلان حسب دستور کر دیا گیا۔ فخر الدین ملتانی بھی ان کے ساتھ تھا۔ سب سے پہلے اسے خارج کیا گیا تھا۔ اخراج کے بعد انہوں نے مجلس احمدیہ قائم کی۔ جس کا سکرٹری فخر الدین اور امیر مصری بنا۔ پہلے جو پروپیگنڈا یہ لوگ خفیہ کرتے تھے۔ اخراج کے بعد قلمی اور مطبوعہ پوسٹروں کے ذریعہ کرنے لگے۔ جو پوسٹر شائع کئے۔ وہ ایگزبٹ P.H - P.[illegible] - P.A - P.B - P.C - P.D ہیں۔ یہ سب شائع شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ دو قلمی اشتہار ہیں۔ یعنی ایگزبٹ P.J اور P.K ان پوسٹروں کے متعلق میں نے افسران سرکاری کو کئی چٹھیاں لکھیں۔ جن کی نقول پیش کرتا ہوں۔ ۵/۸/۳۵ء کو ایک نہایت ہی گندہ اشتہار "فحش کا مرکز" فخر الدین ملتانی نے شائع کیا تھا۔ اس میں امام جماعت احمدیہ کے سارے گھرانے کو فحش کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ یہ اشتہار پڑھ کر احمدیوں کے جذبات ان لوگوں کے خلاف سخت مشتعل ہوئے ۷/۸/۳۵ء کو عزیز احمد نے جو احمدی ہے۔ فخر الدین کو قتل کر دیا۔ اور عبد العزیز کو زخمی کر دیا۔ مصری کے دوسرے ساتھی بھی پرائیویٹ ملاقاتوں اور خط و کتابت کے ذریعہ غلط الزامات کی تشہیر کرتے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف بہت شورش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ۲۴/۸/۳۵ء کے اخبار ٹروتھ میں ایک خاص آرٹیکل بھی اس موضوع کے متعلق شائع ہوا۔ ان لوگوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے امام جماعت احمدیہ اور ہم لوگوں کی جانیں اور عزتیں خطرہ میں ہیں۔ قادیان کی آبادی قریباً گیارہ ہزار ہے۔ اور اس میں سے نو ہزار احمدی ہیں سب احمدیوں کی تعداد کئی لاکھ ہے اور وہ دنیا کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔

بجواب جرح:- پوسٹر ایگزبٹ P.A اور P.[illegible] مصری نے شائع کئے ہیں۔ ان میں قابل اعتراض حصوں پر میں نے نشان کر دیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ الفضل میں اس پوسٹر کے متعلق احتجاج کیا گیا یا نہیں۔ مصری کے مکان پر ہم نے کوئی پکٹنگ نہیں لگایا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ لاٹھیوں سے مسلح لوگ اس کے مکان کے ارد گرد بیٹھے رہتے تھے۔ مصری بعض اوقات قادیان میں پولیس کے ساتھ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اکیلا۔ میں عبد الرحمن مصری کی طرف سے اپنی جان کو خطرے میں سمجھتا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اب تک مصری نے یا اس کے ساتھیوں نے میری جان پر یا کسی اور احمدی کی جان پر حملہ کرنے کی کوشش کی یا نہیں محمد صادق شبنم یا عبد الرب یا حکیم عبد العزیز کے نام سے جہاں تک مجھے علم ہے کوئی پوسٹر شائع نہیں ہوا۔ فخر الدین نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ مجلس احمدیہ کا سیکرٹری ہے پوسٹر ایگزبٹ P.B پر کوئی تاریخ نہیں فخر الدین ۲۶ جون سے قبل جماعت سے نکل چکا تھا۔ مجھے یاد نہیں اس کے کتنا عرصہ بعد اس نے یہ اشتہار شائع کیا۔ وہ ۱۳ اگست کو فوت ہوا۔ مجھے معلوم نہیں۔ مجلس احمدیہ کب بنائی گئی۔ یہ بھی یاد نہیں۔ کہ جولائی میں بنی یا اگست میں۔ کسی پوسٹر پر فخر الدین نے بحیثیت سکرٹری مجلس احمدیہ دستخط نہیں کئے۔ مزید کہا۔ کہ اشتہار بعنوان فحش کا مرکز پر بحیثیت سکرٹری مجلس احمدیہ دستخط کئے ہوئے ہیں۔ الفضل ۳۱ جولائی میں لکھا ہے کہ مجلس احمدیہ کی بنیاد ۲۷ جولائی کو رکھی گئی چھ اگست کو جمعہ کے روز میں قادیان میں نہیں تھا۔ اس لئے خطبہ نہیں سن سکا اسی شام کو واپس آ گیا تھا۔ اس اشتہار کے متعلق میں نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو لکھا تھا۔ ۷ اگست کی صبح کو یہ چٹھیاں میں نے خود دی تھیں۔ اسی روز شام کے پانچ بجے فخر الدین اور عبد العزیز پر حملہ ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد ان چاروں کے مکانوں پر پولیس نے پہرہ لگا دیا۔ اور ان کے گھروں سے باہر آنے کی صورت میں بھی سپاہی ساتھ ہوتا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ان کے ساتھ سپاہی رہنے پر ہم نے کوئی احتجاج کیا یا نہیں عبد الرب اور شبنم کے اخراج کا اعلان ۶ اگست کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ عبد الرب اور شبنم اور عبد العزیز کے متعلق مجھے یاد نہیں۔ کہ ان میں سے کسی نے کبھی کوئی تقریر کی ہو۔ عزیز احمد کی مدد نہ میں نے ذاتی طور پر کی۔ اور نہ جماعت کی طرف سے کوئی امداد اس کی ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ پہلے دو دن مجھے صحیح واقعات کا علم نہ تھا۔ اس لئے مجھے اس سے ہمدردی تھی اور اس کی مدد کرتا تھا۔ اس کے بعد صحیح واقعات کا علم ہو گیا۔ اور پتہ لگ گیا۔ کہ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ اس لئے اس کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیا۔ چونکہ اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے توبہ کر لی ہے۔ اور گورنمنٹ کی سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس لئے اسے جماعت سے خارج نہیں کیا گیا میں نے مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر مشیر قانونی کو ایک چٹھی لکھی تھی۔ کہ عزیز احمد کے مقدمہ کی اچھی طرح پیروی کریں۔ یہ خط پہلے دو دنوں کے اندر لکھا گیا اس کے بعد ان کو روک دیا گیا۔ عبد الرب شبنم اور عبد العزیز نے لوگوں سے مل کر حضرت امام جماعت احمدیہ اور اراکین جماعت کے خلاف سخت گندے اور فحش الزامات لگائے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ الفضل میں ان کی اس کارروائی کے خلاف کوئی پروٹسٹ کیا گیا ہو۔ میں نے ان چاروں کو کبھی اپنی مسجد میں نماز جمعہ کے وقت نہیں دیکھا حضرت امام جماعت احمدیہ سیر وغیرہ کو بھی جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے پروپیگنڈا کی وجہ سے چونکہ خطرہ ہو گیا۔ اس لئے پہرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی خطرہ کے مواقع پر پہرہ کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ بعض احمدی ان سے ملتے جلتے رہے ہیں۔ اور میں خود بھی ان سے بات چیت کرتا رہا ہوں۔ مگر دوسرے لوگ میری اجازت سے ان سے ملتے تھے۔ جو لوگ میری اجازت سے ان سے ملتے تھے۔ ان میں سے بعض کے پاس یہ لوگ گندہ پروپیگنڈا کرتے تھے عبد العزیز مجھ سے بھی ایسی بات کرنا چاہتا تھا۔ مگر میں نے روک دیا۔ میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ احمدی دوکاندار ان لوگوں سے کاروبار نہ کریں۔ ہاں جو چیزیں غیر احمدی دکانداروں سے نہ مل سکیں۔ وہ ان کو دی جا سکتی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۲۳ جولائی کو جو خطبہ دیا تھا۔ وہ یکم اگست ۳۵ء کے الفضل میں شائع شدہ ہے۔ اس اخبار کے صفحہ ۱۱ کے پہلے کالم میں بھی اسی خطبہ کا حصہ ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے عبد الرب اور عبد العزیز کے خلاف کوئی شکایت کی ہو۔ شبنم کے خلاف P.J کہ D. کو کی ہے۔ چھ اور ۷ اگست کی درمیانی شب مسجد دار البرکات میں ایک احتجاجی جلسہ ہوا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ پانچ کو کوئی ایسا جلسہ ہوا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے پولیس چوکی قادیان میں کوئی رپورٹ اس کے متعلق دی ہو۔

بیان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

جماعت سے اخراج کے بعد مصری اور شبنم نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف پوسٹر شائع کئے۔ باقی دو کا کوئی پوسٹر میں نے نہیں دیکھا۔ وہ پوسٹر ایسے تھے جن سے امام جماعت احمدیہ کے خلاف جذبات نفرت پیدا ہوں۔ یہ لوگ آپ کو معزول کرنا چاہتے تھے۔ ایک احتجاجی جلسہ میری صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ تاریخ یاد نہیں جس میں فحش کام کرنے کے عنوان سے شائع کردہ پوسٹر کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ اس پوسٹر میں امام جماعت احمدیہ کی ذات اور آپ کے خاندان پر حملے کئے گئے ہیں۔ میرے علم میں عبدالرب اور عبدالعزیز نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس سے میں سمجھوں۔ کہ ان سے خطرہ ہے۔ مصری کی طرف سے پوسٹروں کی اشاعت سے ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ کہ کوئی احمدی اس کے خلاف مشتعل ہو سکتا ہے۔ یا کوئی دوسرا شخص امام جماعت احمدیہ پر عائد کردہ الزامات کو درست سمجھکر آپ پر حملہ کر سکتا ہے۔

بجواب جرح۔ میں نے محمد صادق شبنم کا پوسٹر پڑھا تھا۔ مگر میرے پاس نہیں۔ میں نے اس کی نقل پڑھی تھی مجھے یاد نہیں کہ وہ الفضل میں نقل ہوا تھا۔ یا نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ کے ایک خطبہ کی تردید کی گئی تھی۔ اور لکھا تھا کہ میرے متعلق غلط بیانی کی گئی ہے۔

جماعت سے اخراج کے بعد ان چاروں میں سے کسی نے کسی احمدی پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ ہماری طرف سے ان لوگوں کے مکانوں سے فاصلہ پر اپنی زمین میں پکٹ اس لئے لگائے گئے ہیں۔ کہ دیکھا جاسکے کہ کون لوگ ان سے ملتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے ۶ر اگست کو کوئی تقریر کی۔ یا نہیں۔ ۸ر اگست کے الفضل میں میری تقریر کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے صحیح ہے۔

بیان خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب

میں مصری اور اس کے ساتھیوں کو جانتا ہوں۔ یہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور اراکین جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جماعت میں غم و غصہ کی لہر ان کے خلاف پیدا ہو گئی ہے۔ جو کبھی کم ہو جاتی اور کبھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس بات کا بھی غالب گمان ہے۔ کہ ان کا کوئی ہم خیال حضرت امام جماعت احمدیہ اور اراکین جماعت میں سے کسی پر حملہ کر دے۔ ہم اپنے امام کی عزت دنیا کے ہر ایک زندہ شخص سے زیادہ کرتے ہیں۔ میں نے محمد صادق شبنم کی شکایت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس کی تھی۔

بجواب جرح۔ مخالفانہ پروپیگنڈا کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ لوگ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذاتی کیرکٹر پر الزام لگاتے ہیں اور ان کو ظالم بناتے ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر ان لوگوں کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ اور جہاں تک میرا علم ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی کبھی نہیں دی۔ ان کی طرف سے کبھی یہ شکایت میرے پاس نہیں کی گئی۔ کہ میں ان کو تنگ کرتا ہوں۔

ایک پوسٹر میں لکھا تھا۔ کہ خلیفہ صاحب اور بعض ناظران کو تنگ کرتے ہیں۔ عبدالرحمن مصری نے پوسٹر لگائے تھے۔ ایک سے زیادہ پوسٹر مجلس احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے تھے۔ اور ہم وہ ان سب کی طرف سے سمجھتے تھے۔ عبدالعزیز اور عبدالرب کا کوئی پوسٹر میں نے نہیں دیکھا جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ۱۳ر اگست سے قبل محمد صادق شبنم نے پوسٹر شائع کیا تھا مصری نے پوسٹروں کے خلاف میں نے زبانی احتجاج پولیس کے پاس کیا تھا میں نے پروٹسٹ ہمیشہ مصری پارٹی کے خلاف کیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ان کے پوسٹروں کے جواب میں ہماری طرف سے بھی پوسٹر شائع کر دئے جاتے تھے۔ ان میں سے کسی نے کوئی پبلک تقریر نہیں کی۔ ان لوگوں سے میں احمدیوں کیلئے خطرہ سمجھتا ہوں۔ اس وقت تک انہوں نے کسی پر حملہ نہیں کیا۔ قادیان میں پولیس فورس کافی ہے۔

بیان مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری

میں ان چاروں کو جانتا ہوں۔ ان کو جماعت سے خارج کیا جا چکا ہوا ہے۔ ان کے ساتھ فخر الدین کو بھی خارج کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک علیحدہ مجلس بنالی تھی۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف حکومت اور پبلک کو بھڑکایا جائے۔ اور جس طرح بھی ممکن ہو۔ امام جماعت احمدیہ کو خلافت سے معزول کر دیا جائے۔ خواہ قتل کر کے معزول کرنا پڑے میں نے پوسٹر ایگزیبٹ P.A. دیکھا ہے۔ اس میں میں نے قابلِ اعتراض حصوں پر نشان کر دیا ہے۔ اس طرح میں نے پوسٹر ایگزیبٹ P.G. دیکھا ہے۔ اس کے قابل اعتراض حصے بھی میں نے مارک کر دئے ہیں ۳۱ر جولائی ۱۹۳۷ء کو میں نے ایک پوسٹر پڑھا تھا۔ جو فخر الدین نے مجلس احمدیہ کی طرف سے شائع کیا تھا۔ یہ نوٹس بورڈ پر بازار میں لگایا گیا تھا۔ اور اس میں مجلس احمدیہ کے قیام کا مقصد بیان کیا گیا تھا۔ مجھے ان چاروں سے یقیناً خطرہ ہے۔ اپنے لئے بھی اور جماعت کے لیڈروں کے لئے بھی۔

بجواب جرح۔ ان میں سے کسی نے مجھ پر یا کسی اور احمدی پر حملہ نہیں کیا۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ محمد صادق شبنم نے فسخ بیعت کا اعلان اخراج سے پہلے کر دیا تھا۔ باقیوں نے فسخ بیعت نہیں کی۔ بلکہ انہیں جماعت سے نکال دیا گیا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ عبدالعزیز نے اخراج سے پہلے یا بعد خلیفہ صاحب کو کوئی خط لکھا یا نہیں میرے علم کے مطابق ہمارے کچھ نگران مصری کے مکان کے پاس رہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ دکانداروں کو انہیں سودا دینے کی مخالفت ہے۔ انہوں نے جلسے منعقد کرنے کی کوشش کی۔ مگر کر نہیں سکے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ ان سے ملنا نہیں چاہتے۔ حالانکہ یہ ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے کبھی کسی احمدی کو ان سے ملتے نہیں دیکھا۔ مجھے یہ علم نہیں۔ کہ ملنے والوں کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا۔ یا نہیں۔ میرے سامنے ان میں سے کوئی ہمارے محلہ میں نہیں آیا۔ مگر ایک مرتبہ عبدالعزیز اور بشیر احمد پسر مصری ہمارے محلہ میں اشتہار تقسیم کر رہے تھے۔ اگر ہم تحمل سے بھی کام لیں۔ تو بھی ان سے ہمیں خطرہ ہے۔

بیان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس

خان صاحب فرزند علی مجھ سے زبانی شکایت کرتے رہے ہیں۔ کہ یہ چاروں بالخصوص مصری اور فخر الدین ملتانی ایسے پوسٹر شائع کرتے ہیں۔ (امام جماعت احمدیہ کے خلاف) جو بہت اشتعال انگیز ہوتے ہیں۔ میں نے ان کو تنبیہ کی تھی۔ مگر اس کا کوئی اچھا اثر نہیں ہوا۔ فخر الدین کے قتل کی خبر سنکر میں قادیان گیا تھا اور اس کے بعد قریباً دو ہفتے وہاں رہا۔ ان ایام میں یہ لوگ میرے پاس آتے رہے۔ میں بھی ان کو بلاتا رہا۔ یہ بہت مشتعل تھے۔ کیونکہ ان کا ایک آدمی مارا گیا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا۔ کہ یہ انتقامی طور پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ اس لئے میں نے خلیفہ صاحب کے مکان پر اور بازاروں میں آدمی لگا دئے تھے۔ نیز ان کے مکانوں پر بھی آدمی لگا دئے تھے۔ میرے پاس شکایت کی گئی تھی۔ کہ محمد صادق شبنم نے بعض ایسے آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ جن سے احمدی پڑوسیوں کو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس لئے میں اس کے مکان پر گیا۔ اس نے تسلیم کیا۔ کہ اس نے بعض آدمی رکھے ہیں۔ اور پھر یہ طے ہوا تھا۔ کہ آئندہ وہ ان کو نہیں رکھیگا۔

بجواب جرح۔ فخر الدین ۷ر اگست کو مارا گیا تھا۔ عبدالعزیز ہسپتال میں دو تین ہفتہ رہا تھا۔ اس واقعہ سے پہلے بھی نقضِ امن کا خطرہ تھا۔ اس لئے میں نے ان کو انتباہ کیا تھا۔ پولیس نے ان لوگوں کی حفاظت کا انتظام کیا ہوا ہے قادیان میں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ سپاہی ہوتا ہے۔ اور مصری کے لئے باہر بھی جماعت احمدیہ کے بعض ممبروں کے لئے ہم نے خفیہ انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس واقعہ کے بعد بھی یہ لوگ پوسٹر شائع کرتے رہے ہیں۔ فریقین کو ایک دوسرے سے نقض امن کا اندیشہ ہے۔ جس وقت میں شبنم کے مکان پر گیا۔ اس وقت کوئی آدمی نہ تھے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ شام کو آتے اور صبح چلے جاتے ہیں۔ مجھ سے یہ شکایت کی گئی تھی کہ ان لوگوں کی موجودگی سے ہمسایوں کی بے پردگی بھی ہوتی ہے۔ اور ان کو

جانی خطرہ بھی ہے۔ اوپر ایک پردہ لگوا یا گیا تھا۔ پولیس کے خرچ پر وہ پردہ لگایا گیا تھا۔

بیان لالہ کرم چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر انچارج چوکی قادیان

۲۶-۱۲-۳۷ کو رات کے نو بجے قاری غلام مجتبےٰ پریذیڈنٹ لوکل انجمن قادیان نے ایک رپورٹ دی تھی۔ جس کی نقل پیش کرتا ہوں ۲-۱-۳۸ کو مولوی ظفر محمد ناظم کارخاص قادیان نے ایک رپورٹ دی تھی اس کی نقل پیش کرتا ہوں ۴-۱-۳۸ کو سات بجے صبح سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ نے رپورٹ دی۔ جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

۸-۱-۳۸ کو ساڑھے سات بجے شام خانصاحب فرزند علی نے ایک رپورٹ دی جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

۲۵-۱۲-۳۷ کو سوا پانچ بجے شام مرزا منظور احمد نے ایک رپورٹ کی جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

۷-۱-۳۸ سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ نے گیارہ بجے شب ایک رپوٹ دی جس کی نقل پیش کرتا ہوں۔

میں اپریل ۱۹۳۷ء سے قادیان میں انچارج پولیس چوکی ہوں۔ جماعت سے اخراج کے بعد مصری پارٹی جماعت احمدیہ کے خلاف پوسٹر بازی کرتی رہی ہے بعض پوسٹر قلمی ہوتے تھے۔ یہ پوسٹر بورڈ پر لگا دئے جاتے تھے اور پھر انہیں پھاڑ کر ان کی جگہ اور لگا دیتے تھے۔ فیروز دین ہیڈ کنسٹیبل ان کی نقل اتار لیا کرتا تھا۔ یہ نقول S.P کو بھیجدی جاتی تھیں ۸-۱-۳۸ کو مجھے سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی تھی۔ کہ مصری اور اس کے ساتھیوں کے مکانات پر پولیس کے سپاہی تعینات کر دئے جائیں۔ ان سے احمدیوں کو اپنی جان کو خطرہ ہے۔

بجواب جرح۔ روزنامچہ میں اس بات کا کوئی اندراج نہیں۔ کہ ۵-۱-۳۸ کو فخر الدین کی طرف سے کوئی پوسٹر شائع ہوا۔ اور کہ اس کی نقل S.P کو بھیجی گئی یہ کاروائی خفیہ کی جاتی ہے۔ پوسٹر بعنوان مختش کا مرکز ۵-۱-۳۸ کو لگا تھا۔ مگر ۷-۱-۳۸ کو رات کے گیارہ بجے تک کوئی رپورٹ اس امر کی کسی احمدی نے درج نہیں کرائی۔ کہ اسے پڑھ کر ہمیں اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ مجھے اس کا علم اس روز ہو گیا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے فخر الدین کو یا ان میں سے کسی کو بلا کر تنبیہ کی ہو۔ روزنامچہ میں کوئی ایسی رپورٹ نہیں۔ کہ ان چاروں میں سے کسی نے کسی احمدی پر حملہ کیا ہو۔ اور نہ ہی مجھے کسی ایسے حملہ کا علم ہے۔

بیان محمد شریف کنسٹیبل

میں ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک قادیان میں محرر کنسٹیبل تھا۔ روزنامچہ میں درج شدہ رپورٹوں کی نقول کا میں نے اصل سے مقابلہ کر لیا ہے۔ یہ صحیح ہیں۔

رستم خان اور ایشر سنگھ کنسٹیبل گواہ چھوڑ دیئے گئے

بیان خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل

اخبار الفضل جماعت احمدیہ کا آرگن ہے۔ میں اس کا ایڈیٹر ہوں۔ ایگزیبٹ شدہ پرچے اخبار الفضل کے ہیں۔ اور صحیح ہیں۔

روبکار باجلاس خلیفہ ناصر الدین صاحب صدیقی ایم۔ اے نائب تحصیلدار صاحب باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم وزیر آباد

بمقدمہ محمد خان ولد فضل داد جٹ چیمہ ساکن منڈھیالہ چھٹہ تحصیل وزیر آباد

بنام

غلام محمد ولد ایشر و مولا ولد جھنڈا اور رحماں ولد دہایا۔ رحماں ولد دہایا و سردارا ولد دہایا و لابھ سنگھ۔ پرتاب سنگھ۔ امر سنگھ ولد پرتاب سنگھ و اندر سنگھ ولد پرتاب سنگھ دسندر سنگھ ولد دسوندہ سنگھ کِشن سنگھ ولد دسرندھ سنگھ۔ بولاقہ سنگھ ولد شام سنگھ مسماۃ لاجونتی بیوہ بال مکند مسماۃ متھرا دیوی بیوہ گوبند سہائے۔ نند لعل ولد گوبند سہائی رام وتی بیوہ چرنجیت لعل۔ نوجا سنگھ ولد مولا سنگھ۔ سنت سنگھ ولد مولا سنگھ دنگل سنگھ ولد موہر سنگھ۔ سوہن سنگھ ولد کرم چند و ہیرا و وزیرا پسران نھتو۔ روشن لعل ولد کرم چند بہاری لعل ولد حکم چند و گردہاری لعل ولد حکم چند امر سنگھ گوربخش سنگھ پسران اروڑہ سرنہا ولد چندا دا و جاگر سنگھ ولد حاکم۔ صوبا ولد حاکم۔ سردارا و سوداگر پسران حاکم ویر سنگھ ولد داہایا دا و جاگر سنگھ ولد رلیا رام کرم چند گلاب پسران ہرا و اروڑہ ولد دیوا۔ نہنت و دولت رام ڈیرہ بادا لال دریائی۔ نواب ولد احمد خان۔ کریم ولد فضل داد۔ نذیر احمد و عطاء اللہ۔ پسران حیات محمد۔ لال خان۔ عنایت اللہ پسران نور محمد عبد الحمید عبد الرشید عبد البشیر عبد العزیز پسران غلام محمد۔ رسول بخش حسن محمد پسران فتح محمد۔ بہادل ولد محمد خان اللہ دتہ ولد علی محمد۔ نیک بی بی بیوہ نور محمد۔ پیر محمد ولد ولی داد محمد خان ولد غلام۔ کرم داد حسین محمد خان۔ لال خان۔ پسران فضل داد اللہ داد و نور محمد پسران دستا۔ کرم بی بی بیوہ اللہ دتہ۔ فاطمہ بی بی دختر۔ خوشی محمد گاماں ولد الہ دین۔ محمد حسین۔ محمد افضل۔ ستان خان۔ رحمت علی پسران نور محمد۔ محمد خان ولد رحماں اقوام جٹ منڈھیالہ چھٹہ و علم دین ولد نھتا نا۔ امام دین۔ صدر دین۔ بدر دین پسران فضل دین۔ غلام محمد ولد رکن دین۔ بیگم بی بی بیوہ محمد بخش شمس الدین ولد شرف دین۔ الہ دتہ و عنایت الہ پسران۔ نور دین۔ احمد دین ولد صنین۔ قطبا ولد روشن اقوام ترکھان ساکن کوٹ بیلا فضل حسین۔ طالب حسین۔ صادق حسین۔ پسران نور حسین۔ رام نگر حسین خان ولد فضل داد۔ الہ دتہ ولد خوشی۔ مولاداد۔ کرم داد پسران امیر بخش۔ امام بی بی۔ بیوہ الہ دین۔ محمد حسین۔ محمد خان پسران مولا بخش۔ رحمت خان ولد کرم داد و مہر داد ولد سربلند رحماں ولد فضل۔ گاماں ولد فضل داد۔ مولاداد کرم داد پسران عطرا۔ علی اکبر ولد سردار خان عطا محمد ولد رحمت خان۔ فتح محمد ولد غلام محمد۔ نذر محمد عنایت اللہ پسران محمد خان بشیر محمد۔ ولد حیات محمد۔ دہایا ولد قطبا۔ الہ دتہ ولد بشر خا۔ رحماں ولد مولاداد۔ فتح محمد ولد مولاداد۔ رحماں ولد محمد بخش۔ دہرم سال منتظم برادری منڈھیالہ چھٹہ بذریعہ گردھاری لعل ولد لالہ حکم چند۔ اندر سنگھ ولد سہنا سنگھ اقوام جٹ سکنائے منڈھیالہ چھٹہ تحصیل وزیر آباد

درخواست تقسیم کھاتہ ۱۶/۱۲ مشترکہ اراضی تعدادی ۱۲۰ کنال واقعہ منڈھیالہ چھٹہ تحصیل وزیر آباد زیر دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء

مقدمہ بالا میں ہرگاہ محمد خان فریق اول نے غلام محمد وغیرہ فریق ثانیان کے خلاف تقسیم اراضی شاملات دیہہ واقعہ منڈھیالہ چھٹہ تحصیل وزیر آباد دائر کیا ہے۔ اور تم عدالت میں حاضر ہونے کے لئے عمداً پہلو تہی کرتے ہو۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی حسب ضابطہ فریق ثانیان کے خلاف اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲-۳-۳۸ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر مقدمہ مذکور کی پیروی کرو۔ ورنہ بصورت عدم حاضری تمہارے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جا دے گی۔

آج مورخہ ۱۵-۱-۳۸ کو ہمارے دستخط و مہر سے جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۰ جنوری۔ آج صبح سر سکندر حیات خان۔ سر سندر سنگھ اور نواب احمد یار خان نے پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس سے میاں افتخار الدین ایم۔ ایل۔ اے کی کوٹھی پر ملاقات کی۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ گفتگو کو پردۂ اخفا میں رکھی گئی ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے پنجاب کے سیاسی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔

لکھنؤ ۲۰ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یو پی اسمبلی نے مسٹر مشیر حسین قدوائی کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس کا مقصد فیڈریشن کی مخالفت ہے۔ قرارداد میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہم فیڈریشن کے نفاذ میں کسی قسم کا حصہ نہیں لینا چاہئے۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی سے کانگرس پارٹی واک آؤٹ کر گئی۔ اس کا عذر یہ تھا۔ کہ اتحاد پارٹی کے ممبروں کی طرف سے پیش کردہ ریزولیوشن پر بحث اتنی طویل ہو گئی۔ کہ کانگرس پارٹی کو اپنا ریزولیوشن پیش کرنے کا موقع نہ ملا۔ کانگرسی ارکان کی طرف سے بار بار بحث بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن سپیکر کے دریافت کرنے پر ایوان نے کثرت رائے سے بحث کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ پھر دیوان چمن لال اور ڈاکٹر گوپی چند نے خاص طور پر سپیکر سے اپیل کی۔ کہ وہ اقلیت کے حقوق کی حفاظت کریں۔ لیکن سپیکر نے کہا۔ کہ قواعد کے مطابق میں یہی کر سکتا ہوں کہ جب آپ بحث بند کرنے کی تجویز پیش کریں میں اسے ایوان کے سامنے پیش کر دوں۔ ۱/۲ ۶ بجے شام تک کانگرسی ممبر انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ واک آؤٹ کر گئے۔

دہلی ۲۰ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ انڈیمان میں جو دہشت انگیزی کے سیاسی قیدی باقی تھے ان تمام کو بنگال بھیجنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ فیصلہ گورنمنٹ بنگال سے مشورہ کے بعد لیا گیا ہے۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ آج دیوان حکم چند مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پنڈت جواہر لال نہرو ایک مقدمہ میں گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔ یہ مقدمہ ڈاکٹر محمد عالم نے ایڈیٹر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور نواب احمد یار خان دولتانہ کے خلاف دائر کر رکھا ہے۔ دستور کے مطابق جب عدالت نے پنڈت جی سے حلف اٹھانے کو کہا۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے کوئی ایسا حلف بتائیے جس میں مجھے خدا کا نام نہ لینا پڑے۔ اس پر عدالت نے پنڈت جی کو انگریزی زبان کا مقررہ حلف اٹھانے کو کہا جو یورپین افسروں کے لئے مخصوص ہے اور جس میں خدا کا نام نہیں آتا۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں غیر سرکاری بلوں پر بحث ہوئی ایک بل کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کو بعض شرطوں کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کر دی جائے دوسرا بل بازاروں اور سڑکوں پر بھیک مانگنے والوں کے انسداد کے متعلق تھا۔

کلکتہ ۲۰ جنوری۔ روزنامہ "ہند" کلکتہ کے خلاف اس الزام کی بنا پر کہ اس نے ایک کارٹون شائع کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے جو مقدمہ چل رہا تھا۔ آج اس کا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت نے ایڈیٹر کو بری کرتے ہوئے قرار دیا۔ کہ یہ کارٹون مذہبی نوعیت کا نہیں۔ بلکہ سیاسی نوعیت کا تھا۔

بیت المقدس ۲۰ جنوری۔ آج فلسطین میں عربوں کے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جس میں ۵۰ افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

پشاور ۲۰ جنوری۔ حکومت سرحد ۲۲ جنوری کو ایک کانفرنس منعقد کریگی۔ جس میں اسمبلی کی تمام پارٹیوں کے پندرہ نمائندے شریک ہونگے۔ اس کانفرنس میں پشتو بولنے والے اضلاع میں پشتو کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کے متعلق بحث کی جائے گی۔

لکھنؤ ۲۰ جنوری۔ یو پی لیجسلیٹو اسمبلی کے کل کے اجلاس میں ایک ممبر نے ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ آنریبل سپیکر کو کسی سیاسی پارٹی سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے۔ سپیکر نے اس تحریک التوا کو مسترد قرار دیتے ہوئے کہا۔ ہندوستان ایسے ملک میں آپ کے لئے لازم ہے۔ کہ سپیکر کو سیاسیات میں سرگرم حصہ لینے کا مجاز قرار دیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ کانگرس کی اکثریت میرے ساتھ ہے لیکن میں حزب مخالف کو پیشکش کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ ہاؤس میرے لئے اعتماد کی تحریک منظور کرے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر حزب مخالف مجھے پسند نہیں کرتا۔ تو میں اپنا استعفیٰ پیش کر دونگا۔

حیدرآباد ۲۰ جنوری۔ گذشتہ رات وائسرائے ہند حضور نظام حیدرآباد دکن کے مہمان تھے۔ حضور نظام نے ایک تقریر کرتے ہوئے ریاست کی ترقی پر تبصرہ کیا۔ وائسرائے ہند نے جواب میں تقریر کرتے ہوئے حضور نظام کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور فیڈریشن کے متعلق حکومت حیدرآباد کی پالیسی پر اظہار مسرت کیا۔

روما ۲۰ جنوری۔ اٹلی کے ایک اخبار نے عربی میں خبریں براڈکاسٹ کرنے کے متعلق برطانیہ کی حکمت عملی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ برطانیہ نے اٹلی کے محکمہ نشر و اشاعت کا مقابلہ کرنے کے لئے جو طریق اختیار کیا ہے وہ احمقانہ۔ بے سود اور بے نتیجہ ہے اٹلی نے لیبیا اور طرابلس کے مسلمانوں کو حقوق دیکر یہ کوشش کی۔ کہ اٹلی کے لئے جو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی